**** شریعت میں کفارومرتدین سےہر صورت دور رہنے کا حکم *****

اللہ رب العزت کا فرمان ہے

وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ فِى ٱلۡكِتَـٰبِ أَنۡ إِذَا سَمِعۡتُمۡ ءَايَـٰتِ ٱللَّهِ يُكۡفَرُ بِہَا وَيُسۡتَہۡزَأُ بِہَا فَلَا تَقۡعُدُواْ مَعَهُمۡ حَتَّىٰ يَخُوضُواْ فِى حَدِيثٍ غَيۡرِهِۦۤ‌ۚ إِنَّكُمۡ إِذً۬ا مِّثۡلُهُمۡ‌ۗ إِنَّ ٱللَّهَ جَامِعُ ٱلۡمُنَـٰفِقِينَ وَٱلۡكَـٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيعًا (النسآء:140)

اور خدا نے تم (مومنوں) پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہورہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں۔ ان کے پاس مت بیٹھو۔ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہوجاؤ گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکھٹا کرنے والا ہے "۔

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب سورۃ النسا کی درج بالا آیت کی وضاحت فرماتے ہیں :

اِنْ كَانَتِ الْمُوَلَاۃُ مَعَ مَسَاكِنَتِھِمْ فِیْ دِیَارِھِمْ وَ الْخُرُوْجُ مَعَھُمْ فِی قِتَالٍ وَنَحْوَ ذَالِکَ فَاِنَّہٗ یُحْکَمُ عَلٰی صَاحِبِھَا بِالْکُفْرِ ، کَمَا قَالَ تَعَالٰی(وَ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ)، وَقَوْلُہٗ تَعَالی (وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللہِ یُکْفَرُ بِھَا وَ یُسْتَھْزَأُ بِھَا فَلاَ تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖٓ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ اِنَّ اللہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَھَنَّمَ جَمِیْعًا)
(مجموعۃ التوحید:75)

”یہ بات اپنی جگہ بجا ہے کہ کافروں کے ساتھ اس طرح کے دوستانہ مراسم قائم کرنا کہ ،ان کے گھروں اور علاقوں میں ان کے دوش بہ دوش زندگی گزارنا اور ان کے شانہ بشانہ ہوکر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کرنا وغیرہ ،ایسے امور اور معاملات ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں پر کفر کا حکم لگے گا ۔جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ المائدہ کی آیت :۵۱ میں ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہی میں سے ہوگا۔“

اسی طرح سورۃ النساء کی آیت:۱۴۰ میں ارشاد فرمایاہے:اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم تار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنوتو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگ جائیں ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو۔یقیناًاللہ تعالیٰ تمام کافروں اورمنافقوں کوجہنم میں جمع

کرنے والا ہے"۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے پوتے سلیمان بن عبداللہ فرماتے ہیں
:
’’اِعْلَمْ رَحِمکَ اللّٰہُ أَنَّ الْاِنْسَانَ اَذَا أَظْھَرَ لِلْمُشْرِکِیْنَ الْمُوَافِقَۃٌ عَلٰی دِیْنِھِمْ خَوْفًا مِّنْھُمْ وَ مُدَارَۃَ لَّھُمْ وَ مُدَاھَنَۃً لِدُفِعَ شَرِّھِمْ فَاِنَّہٗ کَافِرٌ مِّثْلُھُمْ وَ اِنْ کَانَ یَکْرَہُ دِیْنَھُمْ وَیَبْغِضُھُمْ وَیُحِبَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ ، وَ ھٰذَا اِذَا لَمْ یَقَع مِنْہُ اِلَّا ذَلِکَ

’’خوب جان لیجیے! کوئی بھی انسان جب مشرکین کے ساتھ اپنی موافقت اور یکجہتی کا اظہارکرتاہے ۔خواہ ان سے ڈرتے ہوئے ایسا کرے یاان سے بناکر رکھنے کی خاطر ایسا کرے یا ان کے کسی شر سے بچنے کے لیے بچھ جانے کی وجہ سے ایسا کرے بہرحال وہ شخص ان مشرکوں کی طرح کا ہی مشرک وکافر ہوگا۔اگرچہ یہ شخص ان کافروں اور مشرکوں کے دین کو ناپسند ہی کرتا ہواور اس کو صرف اظہار یکجہتی اورباہمی موافقت سے ہی وہ کافر ومشرک قرار پائے گا۔

مشہور اموی خلیفہ جناب عمر بن عبدالعزیزسے حوالے سے مروی ہے کہ :انہوں نے اپنی انتظامیہ کے ذریعے اچانک چھاپہ مارکر رنگے

ہاتھوں چند لوگوں کو گرفتار کیا جو شراب پینے والے تھے ۔ان میں سے ایک شخص کے متعلق پتہ چلا کہ یہ تو روزہ دار(صائم)تھا۔اس موقع پر جناب عمر بن عبدالعزیزکی ادب ومزاح کی حس بیدار ہوئی ،فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں :(اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُہُمْ)"تم اس وقت ویسے ہی سمجھے جاؤگے جیسے وہاں دیگر افراد سمجھے جائیں گے" ۔

(تفسیر قرطبی)"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
الاِخْتِیَارَاتُ الفِقہِیَّۃ " میں فرماتے ہیں

"من جَمَّزَ اِلٰی مُعَسْکَرِ التُّتَرِ وَ لَحِقَ بِھِمْ ارْتَدَّ وَ حَلَّ دَمُہُ وَ مَالُہٗ ، فَاِذَا کَانَ ھَذَا فِی مُجَرَّدِ اللُّحُوْقِ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَکَیْفَ بِمَنْ اعْتَقَدَ مَعَ ذَالِکَ أَنَّ جِہَادَھُمْ وَ قِتَالَھُمْ لِأَھْلِ الْاِسْلَامِ دِیْنُ یُدَانُ بِہِ ، ھَذَا أَوْلٰی بِالْکُفْرِ وَالرِّدَّۃِ۔
"

"جو شخص تاتاریوں کے معسکر (چھاؤنی)کی طرف بھاگا بھاگا جاتا ہے اور ان سے جاملتا ہے ،وہ شخص مرتد ہوجاتا ہے اور اس کا خون بہانا اور اس کا مال اپنے قبضہ میں لینا جائز ہے ۔مشرکین کے ساتھ صرف جاملنے کا یہ حکم ہے کہ وہ مرتد ہوجاتا ہے اور اس کو قتل کرنا اور اس کا مال قبضہ میں لینا جائز ہے ۔تو اس شخص کے متعلق خود غور فرمالیں کہ جو اس بات کا اعتقاد اورنظریہ رکھتا ہے

کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ وقتال کرنا میرے دین ومذہب میں شامل ہے ۔حقیقت یہ ہے کہ ثانی الذکر شخص کفر وارتداد میں کہیں زیادہ آگے بڑھا ہوا ہے" ۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مَنْ جَامِعَ الْمُشْرِکَ وَ سَکَنَ مَعَہٗ فَاِنَّہٗ مِثْلَہٗ

(سنن ابی ابوداؤد)
''

جس نے مشرک کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھا اور اس کے ساتھ رہائش اختیارکی وہ اُنہی کی طرح ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((من کثر سواد قوم فھومنھم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ))

(کنز العمال،ج:۹،ص:۲۲،رقم:۲۴۷۳۵۔مسند ابی یعلٰی،نصب الرایہ:۴/۳۴۶)

''جو شخص کسی گروہ (میں شامل ہوکر ان)تعداد بڑھائے وہ اُ ن ہی میں سے ہے اور جو کسی گروہ کے عمل پر راضی رہے وہ ان کے

عمل میں شریک ہے“۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اﷺنے اپنی نیند میں عجیب حرکت کی ہم نے کہا یا رسول اﷺ: جو آپ نے کیا آپ ایسا نہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تعجب ہے میری امت کے کچھ لوگ قریش کے ایک شخص کی وجہ سے اس گھر کا قصد کریں گے اور اس نے اس گھر میں پناہ لے رکھی ہوگی ۔حتی کہ جب وہ بیداء پہنچیں گے انہیں دھنسادیا جائے گا۔ہم نے کہا یارسول اﷺراستے میں تو ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ فرمایاں ہاں! ان میں مدد مانگنے والے اور مجنون اور مسافر سب ہی ہوں گے۔ انہیں ایک بار ہی ہلاک کردیاجائے گا اور مختلف مقامات سے نکلیں گے اللہ عزوجل انہیں ان کی نیتوں کے مطابق دوبارہ زندہ کرے گا“۔
(رواہ مسلم واحمد)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”اس حدیث میں یہ بات ہے کہ اہل ظلم سے دوری اختیار کی جائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے سے بچاجائے تاکہ جو عذاب ان پر آنے والا ہے تم اس سے بچ جاؤ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ جو کسی قوم کے ساتھ زیادہ اٹھنا بیٹھنا کرتا ہے تو اس پرظاہراً وہی حکم لگایاجائے گا جو اس قوم کے بارے میں حکم ہے یعنی دنیاوی سزاؤں میں “۔
(شرح النووی:7/18)

امام ابن الحجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تعلیق میں کہا کہ:

’’\"أَیْ یُخْسَفُ بِالْجَمِیعِ لِشُؤْمِ الْأَشْرَارِ ثُمَّ یُعَامَلُ کُلُّ أَحَد عِنْد الْحِسَاب بِحَسَبِ قَصْدِهِ ، قَالَ الْمُہَلَّب:فِی ہَذَا الْحَدِیث أَنَّ مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فِی الْمَعْصِیَةِ مُخْتَارًا أَنَّ الْعُقُوبَةَ تَلْزَمُهُ مَعَہُمْ. قَالَ وَاسْتَنْبَطَ مِنْهُ مَالِکٌ عُقُوبَةَ مَنْ یُجَالِسُ شَرَبَةَ الْخَمْرِ وَإِنْ لَمْ یَشْرَبْ ‘‘
(فتح الباری لابن حجر،ج۶،ص۴۴۲،رقم الحدیث:۱۹۷۵)

’’برے لوگوں کی نحوست کے سبب، سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر ہر ایک سے حساب کتاب کے وقت (قیامت کے روز)اُسکے ارادے کے مطابق معاملہ کیا جائے گا‘‘۔ امام المہلب نے فرمایا کہ:’’اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو کوئی کسی قوم کی معصیت میں، اُنکی تعداد میں، خود مختاری میں اضافہ کرتا ہے، تو بلاشبہ اُن کے ساتھ، اس پر بھی سزا لازم ہوتی ہے،اور کہا کہ امام مالک نے اس (حدیث)سے اُس شخص کی سزا پر استدلال کیا ہے کہ جو شراب پینے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اگرچہ اُس نے شراب نہیں پی ہوتی‘‘۔

عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا :"جو کسی قوم کے ساتھ زیادہ اٹھنا بیٹھنا رکھتا ہے وہ ان ہی میں سے ہے جو کسی قوم کے عمل پر راضی ہو تو وہ اس کے عمل میں شریک ہے"۔

(رواہ ابویعلیٰ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ایک حدیث کو بیان فرماتے ہیں :

((كَانَ اِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ))

صحیح البخاری، صحیح مسلم:

”جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتاہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو ا س قوم میں شامل ہوتے ہیں ۔پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق اٹھایاجائے گا ۔(اگر کوئی ان میں نیک ہوگا تو ثواب کاحقدار ٹھہرے گا جو باقی ہوں گے وہ عذاب میں مبتلاکیے جائیں گے)“

مذکورہ بالاحدیث مبارکہ کی تشریح بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

” وَ يُسْتَفَادَ مِنْ هٰذَا مَشْرُوْعِيَةُ الْهَرْبِ مِنَ الكُفَّارِ وَ مِنَ الظَّلَمَةِ لِأَنَّ الْاِقَامَةَ مَعَهُمْ مِنْ اِلْقَاءِ النَّفْسِ اِلَى التَّهْلُكَةِ ، هٰذَا اِذَا لَمْ يُعِنْهُمْ وَلَمْ يَرْضَ بِأَفْعَالِهِمْ فَاِنْ

أَعَانَ أَوْ رَضِيَ فَهُوَ مِنْهُمْ ‘‘

فتح الباری:ج۱۳ص61
"

"اس حدیث رسول ﷺ سے معلوم ہواکہ کافروں اورظالموں کے علاقہ اورملک سے بھاگ جانا چاہیے یعنی کفر وظلم والی سرزمین سے نکل جاناچاہیے ۔کیونکہ کافروں اورظالموں کے درمیان رہائش اختیار کرنا اور زندگی گزارنا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے ۔ یہ معاملہ تو اس وقت ہے جب کوئی ان کافروں اور ظالموں کا تعاون نہ کرے اور ان کافروں اور ظالموں کے اقدامات اورکاروائیوں کو ناپسند کرتا ہو۔ ایسی صورت میں سرزمین کفر وظلم سے رخت سفر باندھ جانا بہتر اورمناسب ہے لیکن اگر کوئی کلمہ گو اور مسلمان شخص باقاعدہ ان کافروں اور ظالموں کا تعاون کرنے لگ جائے اور ان کی کاروائیوں اور اقدامات کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگ جائے پھر تووہ ان کے حکم میں شامل ہوگا ۔جو معاملہ اور انجام دنیا وآخرت میں ان کافروں اور ظالموں کا ہوگاوہی ان اس تعاون کرنے والے اور ان کی کاروائیوں پر خوش ہونے والے کا ہوگا"۔

وَلَا تَرْكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ

(ھود :113)

"اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل بھی نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آلپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے)مدد نہ مل سکے گی"۔

امام احمد کی کتاب (الزہد)میں ابن دینار سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی کہ:

((قل لقومک لا تدخلوا مداخل أعدائی ولا تلبسوا ملابس أعدائی ولا ترکبوا مراکب أعدائی فتکونوا أعدائی کما ہم أعدائی))
(کذافی فتح القدیر للمناوی ، وقال العلقمی فی الکوکب المنیر شرح الجامع الصغیر حدیث سمرۃ إسنادہ حسن)

’’اپنی قوم سے کہہ دیجئے کہ میرے دشمنوں کے داخل ہونے کی جگہ میں داخل نہ ہوں اور نہ میرے دشمن والا لباس پہنو، اور نہ میرے دشمن کی سواریوں پر سوار ہو، ورنہ تم میرے اُسی دشمن کی طرح ہوجاؤ گے کہ جیسے وہ میرے دشمن ہیں‘‘۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کسی بھی ایسے حادثے سے بچنے کے لئے جوکہ ان کی آخرت بھی خطرے میں ڈالے اور دنیا میں بھی خسارے کا باعث ہو ایسے محافل یا مجالس میں جانے سے گریز کریں جوکہ کفار و مرتدین کی جانب سے منعقد کی گئی ہوں ۔

جو لوگ ایسی محافل میں جاتے ہیں جوکہ کفار کی شان و شوکت پر مبنی ہوں اور وہ ان سے اظہار یکجہتی کرے،ان کا حوصلہ بڑھائے اور اُن کو جوش دلائے تو اس کا حکم ان ہی میں سے ہوگا اور جوکوئی صرف سیرو تفریح کے غرض سے گیا اورمرتد افواج پر مجاہدین کے حملےکے دوران ماراگیا تو اس کے لئے مجاہدین پر کوئی مواخذہ نہیں۔ باقی مارے جانے والے قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھایا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(من بنی بارض المشرکین وصنع ینروزھم ومھرجانھم وتشبہ بھم حتی یموت،حشر معھم یوم القیامۃ)

۔"جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے اور ان کی عید نوروز اوران کے ۔۔۔۔۔ " تہوار"۔۔۔۔۔۔۔ مناتاہے اوران کی صورت اختیار کرتاہے اور اسی حال میں مرجاتا ہے تو قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا"۔